REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۶ شعبان ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۷/۱۲ ۱۸ امان ۱۳۳۷ ھش ○ ۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء نمبر ۶۵

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مصروفیات

### "طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" ـــــ الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات اور صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے :-

۱۱ مارچ آج صبح حضور نے محمود آباد کے حلقہ خلیل آباد کی فصل گندم اور آئندہ تیاری ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے مسجد میں جمع کر کے پڑھائیں اور نماز کے بعد جماعت احمدیہ محمود آباد اور عملہ محمود آباد کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اڑھائی بجے حضور احمد آباد اسٹیٹ کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ راستہ میں کنری سے گذرتے ہوئے حضور نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا۔ جہاں گیسٹ ہاؤس کی تعمیر زیر تجویز ہے اسی طرح حضور نے وہ مقام بھی دیکھا جہاں غلہ منڈی بنانے کی تجویز ہے۔ چار بجے حضور احمد آباد اسٹیٹ پہنچے مقامی جماعت اور عملہ احمد آباد نے حضور کا استقبال کیا۔ رات حضور نے احمد آباد اسٹیٹ میں ہی قیام فرمایا۔ ناشتہ اور کھانے کا انتظام احمد آباد اسٹیٹ کی طرف سے کیا گیا۔ ۱۲ مارچ کو حضور نے احمد آباد اسٹیٹ کے باغ کا معائنہ فرمایا اور اس کے بعد بذریعہ کار محمد آباد تشریف لے گئے۔ راستہ میں حلقہ کریم نگر و رحمان پور کی آبادی نے حضور کا استقبال کیا۔ گیارہ بجے حضور محمد آباد اسٹیٹ پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت نے حضور کا شاندار استقبال کیا۔ دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ محمد آباد نے اور شام کا ناشتہ نور نگر کی جماعت نے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نماز ظہر و عصر حضور نے مسجد میں ادا فرمائی۔ اور پھر خدام سے کچھ دیر گفتگو فرماتے رہے۔ شام کو حضور نے کریم نگر فادم کے باغ کا معائنہ فرمایا۔ اس جگہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضور نے کریم نگر کی ایک گوٹھ کا نام سرور آباد اور محمد آباد کی ایک گوٹھ کا نام اسماعیل آباد تجویز فرمایا ہے۔ اسی طرح بشیر آباد کی گوٹھ تبلیغ پور کا نام بدل کر منور آباد تجویز فرمایا ہے۔

۱۲ مارچ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## متحدہ عرب جمہوریہ اپنے الجزائری اور فلسطینی بھائیوں کی پوری مدد کریگی

### قاہرہ ریڈیو سے صدر جمال عبدالناصر کی نشری تقریر

قاہرہ ۱۷ مارچ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے ایک تقریر کے دوران کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اپنے الجزائری اور فلسطینی بھائیوں کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی قاہرہ ریڈیو نے کل ان کی اس تقریر کا ریکارڈ نشر کیا۔ تقریر میں صدر ناصر نے کہا کہ غیر جمہوری پارٹیوں اور قبیلوں سے پاک ہونے کے باعث ایک ایسے بلاک کی ذرح جسے باہمی اتحاد نے مضبوط سے مضبوط تر بنا دیا ہے۔ یہ مضبوطی اور یہ قوت صرف متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام عربوں کے لئے وقف ہے۔ ہم اس بات کو اپنے عرب بھائیوں کی امداد کے خاطر بروئے کار لائیں گے تاکہ وہ آزادی حاصل کر کے اپنے آپ کو شہنشاہیت کے چنگل سے نجات دلا سکیں صدر ناصر نے دوران تقریر میں الجزائر اور فلسطین کے محبان وطن کو خاص طور پر امداد بہم پہنچانے کا ذکر کیا۔

## شمالی سماٹرا کے دارالحکومت پر باغیوں کا قبضہ

### انڈونیشی فوج کی ایک بٹالین باغی فوج سے مل گئی

سنگاپور ۱۷ مارچ وسطی سماٹرا کی باغی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے آج شمالی سماٹرا کے دارالحکومت میدان کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ باغی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق میدان میں متعین انڈونیشی فوج کی ایک بٹالین باغی فوجوں سے مل گئی ہے۔ اور اسی کی مدد سے ہوائی اڈے پر قبضہ کیا گیا ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق وسطی کی باغی حکومت نے صدر سکارنو اور دوسرے اعلیٰ ارکان کو جنگی مجرموں کی حیثیت سے گرفتار کرنے کا حکم جاری کیا ہے توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اب وسطی سماٹرا کی حکومت اپنے لئے ایک نئے صدر کا انتخاب کرنے کے بعد اپنے مقبوضہ علاقہ کی آزادی کا اعلان کر دے گی۔

## حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سندھ کے سفر سے واپس تشریف لا رہے ہیں اس لئے ۱۴/۳/۵۸ کے بعد کی ڈاک حضور کو براہ راست ناصر آباد میں نہ مل سکے گی۔ لہٰذا احباب جماعت اب ربوہ کے پتہ پر ہی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط ارسال فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

## امریکہ نے روس کی تجویز مسترد کر دی

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ امریکہ نے روس کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ فوجی مقاصد کی غرض سے کاسمک خلا کے استعمال کی ممانعت کرنے کے لئے امریکہ اپنے غیر ملکی فوجی اڈے ختم کر دے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ غیر ملکی فوجی اڈوں کے مسئلہ پر صرف اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کے کمیشن کی زیر نگرانی بات چیت کی جا سکتی ہے۔

## روس کا ایک ایٹمی تجربہ

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ امریکہ کے ایٹمی انرجی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے ایک اور ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ حسب سابق یہ تجربہ بھی سائبیریا میں کیا گیا۔ گذشتہ اڑتالیس گھنٹوں میں امریکی کمیشن اب تک بتیس روسی تجربات کا اعلان کر چکا ہے۔ لیکن کمیشن نے اس امر کی وضاحت بھی کر دی ہے کہ اس نے روس کے تمام ایٹمی تجربات کا اعلان نہیں کیا

## درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب امام مسجد لندن کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار اور خرابی معدہ ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)



مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء

# تنظیمی صلاحیت اور زبردست شخصیت

جناب مولانا محمد یعقوب خاں صاحب نے "پیغام صلح" کی اشاعت ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء میں ایک مضمون ملک محمد جعفر خاں صاحب کی کتاب احمدیہ تحریک کے متعلق شائع فرمایا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے محمد جعفر خاں صاحب نے "آزاد اسلام" کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بڑی حد تک درست ہے۔ ہم اسلام کے اس تصدق کے متعلق کئی بار لکھ چکے ہیں یہاں ہم مولانا محمد یعقوب صاحب کے ایک اعتراف کی داد دینا چاہتے ہیں جو آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق فرمایا۔ اور آپ لاہوری فریق کا ذکر کر کے جماعت احمدیہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:۔

"فریق قادیان کی تنظیمی صلاحیتیں دوسرے فریق کو لیجئے۔ ان کے اعتقادات سے ہمیں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسے آپ کو ہے مگر کیا تنظیمی صلاحیتوں کے لحاظ سے مسلمانوں میں کوئی اور جماعت اس کے مقابلہ میں آپ پیش کر سکتے ہیں جماعت احرار کا تو خیر کہنا ہی کیا جماعت اسلامی جو بڑے زور شور سے اور مجددانہ انداز میں اٹھی۔ چند روز جیکا یچوند کے بعد ابھی سے انتشار کا شکار ہو رہی ہے۔

پابندی صوم و صلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ

اس کے علاوہ ایک اور معیار کو لیجئے۔ کیا ہر دو فریقوں میں اب بھی جسے آپ دور انحطاط کہتے ہیں کثرت سے ایسے لوگ موجود نہیں جو پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں"۔

افسوس ہے کہ مولانا نے ووکنگ مشن کا تو ذکر کیا ہے مگر ان بے شمار کامیاب مشنوں کو نظر انداز کر دیا ہے جو جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں دنیا کے تمام براعظموں میں کلیدی مقامات پر کھولے ہیں۔ خود انگلستان ہی میں جماعت کا ایک عظیم الشان مشن قائم ہے اور مولانا کو اپنے قیام لندن میں اسکا علم تھا۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مولانا کو اعتراف ہے کہ بقول آپ کے صرف (قادیانی) جماعت کی تنظیمی صلاحیتیں ایسی ہیں کہ آج اسکے مقابلہ میں کوئی اسلامی کہلانے والی جماعت ویسی صلاحیتیں، تو کیا اس کا پاسنگ بھی نہیں دکھا سکتی آپ کا یہ کھلا کھلا اعتراف واقعی قابل قدر ہے اور آپ اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ (قادیانی) جماعت میں "ایسے لوگ موجود ہیں جو پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں البتہ آپ کو جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے بعض عقائد میں اس فعال جماعت سے اختلافات ہیں۔

ہم ان اختلافی عقائد کے متعلق بھی کچھ عرض کر دینا چاہتے ہیں لیکن پہلے ذرا ایک اور اعتراف جو "پیغام صلح" کے اسی پرچہ میں چیمہ صاحب نے کیا ہے وہ بھی سُن لیجئے۔ چیمہ صاحب اسی پرچہ میں اپنے ایک مضمون میں "علمائے ربوہ سے چند باتیں" کرتے ہوئے "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" لاہور سے بل جائیں" کی ذیلی سرخی کے ماتحت فرماتے ہیں۔

"اب وقت ہے کہ آپ ایک جرأت آمیز قدم اٹھائیں۔ آپ کے خلیفہ صاحب کی زبردست شخصیت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی زندگی میں دونوں جماعتوں کو یکجا کرتے جائیں"۔

اب دونو بزرگوں کے اعترافات کو ملا کر خود دیکھئے۔ ان دونوں اعترافات کا ماحصل یہ ہے کہ جماعت احمدیہ (قادیان) میں پہلے درجہ کی تنظیمی صلاحیتیں ہیں اور یہ صلاحیتیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "زبردست شخصیت" کی مرہون ہیں۔

ان دونوں اعترافات کا یہ قدرتی نتیجہ ہے ورنہ مولانا محمد یعقوب خاں صاحب تنظیمی صلاحیتوں کے کمال کو دکھانے کے لئے صرف (قادیانی) جماعت کا خاص طور پر ذکر نہ کرتے انہوں نے صرف اسی جماعت میں یہ صلاحیتیں محسوس کی ہیں اور خود لاہوری جماعت کو بھی اس امر میں اس کا شریک نہیں سمجھا جیسا کہ پابندی صوم و صلوٰۃ میں انہوں نے کیا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ تنظیمی صلاحیتیں اسی "زبردست شخصیت" کی وجہ سے ہیں جس کا اعتراف "آپ کے خلیفہ صاحب" کے الفاظ میں چیمہ صاحب نے کیا ہے۔

اللہ اللہ یہ دونو بزرگ کس قدر صداقت کے چشمہ کے پاس پہنچ گئے ہیں لیکن پھر بھی تشنہ لب کے تشنہ لب ہی لوٹے جاتے ہیں۔ دونوں کے راستہ میں جو انہیں اس چشمہ صافی سے ایک گھونٹ نہیں پینے دیتی کیا رکاوٹ ہے۔ وہ رکاوٹ "اختلافِ عقائد" ہے۔ ہم دونوں بزرگوں سے پوچھتے ہیں کیا ہم صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچے؟ ضرور یہی وجہ ہے۔

ہاں یہی "اختلافِ عقیدہ" کا خود ساختہ بھوت ہے جو ان بزرگوں کو آب صافی کی جوئبار کی بجائے الگ ایک ساکن جوہڑ سے اپنی تشنگی بجھانے پر مجبور کر رہا ہے۔

ہم ان بزرگوں سے عرض کرتے ہیں کہ "اختلاف عقائد" کا بھوت محض ایک وہم ہے جو مجسم ہو کر آپ کی راہ کھوٹی کر رہا ہے آپ اس سے ناحق ڈر رہے ہیں یہ وہم ہے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو جرأت کر کے اس بھوت کو اپنے راستہ سے ہٹا سکتے ہیں۔ آئیے ہم آپ کی رہنمائی کریں۔

بزرگو! یہ بھوت صرف آپکا وہم ہے اور یہ اسلئے مجسم بنکر آپکو ڈرا رہا ہے کہ آپ نے

## خلافت المسیح

کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ وہ چیز جس نے ہماری جماعت کو "زبردست شخصیت" اور "تنظیمی صلاحیتیں بخشی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ فضل "خلافت" کے سوا کچھ نہیں۔ اگر آپ بھی اس کا دامن پکڑ لیں تو "اختلاف عقائد" کا بھوت درمیان سے خود بخود بھاگ جائے۔ اور بقول چیمہ صاحب دونو فریق اکٹھا ہو جائیں اور جیسا کہ چیمہ صاحب کو یقین ہے ہمارا خلیفہ ہی "دونوں فریقوں" کو یکجا کر سکتا ہے۔ وہی "زبردست شخصیت" ہے جس کی پیشگوئی "سبز اشتہار" میں موجود ہے۔

"اختلاف عقائد" کا تجزیہ کر کے بھی دیکھ لیجئے سب سے بڑا اختلاف بقول آپ کے "نبوت" ہی ہے نا؟ باقی سب اختلافات محض ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ مانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں "حَکَم" بنکر آئے ہیں۔ آئیے آپ کو "حَکَم" تسلیم کر کے دونوں فیصلہ کر لیں۔ لیجئے ہم چیمہ صاحب کے اسی مضمون سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔ یہ حوالہ فیصلہ کن ہے یہ حوالہ چیمہ صاحب نے ہی پیغام صلح کے اسی پرچہ میں صفحہ ۹ پر دیا ہے اور وہ یہ ہے:۔

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لاتا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملا ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام موجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

چیمہ صاحب یہ حوالہ نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ حقیقۃ الوحی حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کی آخری تصنیف ہے"۔

اب آپ ہی فیصلہ کر دیں کہ مخالف علماء کے ساتھ کون ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ساتھ کون ہے؟ ظاہر ہے کہ آپ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں ہم اس کی "کثرت" کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتے ہیں۔

لفظ "کثرت" کو نظر انداز نہ کیجئے۔ اگر اب بھی آپکو کوئی کلام ہو تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی آخری تصنیف حقیقۃ الوحی کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کے سب شکوک اب تو دور ہو جانے چاہئیں۔ فھو ھذا:۔

"نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمتی وہی مسیح موعود کہلائیگا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

سو اے بزرگو اختلافِ عقائد کا مسئلہ محض مصنوعی ہے جو خود بنا لیا گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دیں اور خلافت سے وابستہ ہو کر اس مقصد کے لئے جدوجہد میں شامل ہو جائیے۔ جس کے لئے یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے۔

# ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے ایک استفسار کا جواب

## مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

میں نے الفضل کے مصلح موعود نمبر مؤرخہ ۲۰ فروری میں امیر منکرین خلافت مولوی صدر الدین صاحب کی اس دلیل پر تبصرہ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض کتب کے نام ہی ایسے تجویز کئے جن سے وہ مجدد و محدث اور ولی اللہ ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً کرامات الصادقین جس میں آپ اپنے نشان صداقت کو کرامت کر کے لکھتے ہیں اور معجزہ کا لفظ استعمال کرنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ اگر بالفرض محال وہ نبی ہوتے تو بجائے کرامات الصادقین کے معجزات النبیین لکھتے۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کا ذکر کر کے نیز حضرت اقدس کی تحریرات سے ان نشانوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کے لئے ظاہر کئے بکرات و مرات لفظ "معجزہ" اور معجزات کا استعمال ثابت کر کے یہ لکھا تھا کہ:-

> "امیر منکرین خلافت یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حد درجہ جاہل ہیں یا پرلے درجہ کے بددیانت اور دھوکہ دینے والے ہیں"

میرے اس نتیجہ پر جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح نے زیر عنوان "بددیانت کون؟" ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

> "ہم پسند نہیں کرتے کہ ان الفاظ کا اعادہ قادیانی جماعت کے امیر المومنین کے متعلق کریں۔ لیکن اس مضمون کے شروع میں مولوی شمس صاحب نے خلیفہ صاحب کا ایک حلفیہ بیان نقل کیا ہے"

اس بیان کو نقل کر کے مکرم جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو مضمونوں کے دو اقتباسات پیش کئے ہیں اور آخر میں لکھا ہے:-

> "کیا مولوی شمس صاحب اس بات پر روشنی ڈالینگے کہ ان دونوں بیانات کی روشنی میں میاں صاحب کے مندرجہ بالا حلفیہ بیان کی کیا حقیقت ہے اور ان میں سے کونسا صحیح ہے اور آیا کوئی شخص ان کے مؤخرالذکر دونوں بیانات کی روشنی میں مندرجہ بالا حلفیہ بیان کو بددیانتی یا افترا قرار دیدے تو بیجا نہ ہوگا؟"

گویا ابتداء میں جن الفاظ کے اعادہ کو ناپسند قرار دیا تھا آخر میں انہی کا اعادہ کر دیا۔ لیکن میں جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ جو نتیجہ میں نے نکالا تھا وہی درست ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پنڈت مرلی دھر کو یہی جواب دیا تھا۔ جب اس نے ستیارتھ پرکاش کے ایک حوالہ کے متعلق یہ اصرار کیا تھا کہ اسے بتایا جائے کہ ستیارتھ پرکاش کے کس صفحہ میں ایسا لکھا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ستیارتھ پرکاش سے مع صفحہ کے حوالہ درج کیا تو آپ نے تحریر فرمایا:-

> "اس کا سبب تین میں سے ایک ہے یا تو یہ کہ ابھی ماسٹر صاحب کو اپنے مذہب کی کتابوں کی کچھ خبر ہی نہیں صرف دیکھا دیکھی بحث کرنے کا شوق ہو گیا ہے یا دوسرا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ خبر تو تھی لیکن خیانت کی راہ سے دوسروں کے بہکانے اور دھوکہ دینے کے لئے ایک امر حق کو چھپانا چاہا" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۶۲)

اور یہی دو سبب میں نے ذکر کئے تھے البتہ خیانت کی بجائے میں نے بددیانتی کا لفظ استعمال کیا تھا۔

مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے میرے نتیجہ پر اظہار ناراضگی تو کیا لیکن اپنی خاموشی سے میرے استدلال کی توثیق کر دی۔ ہاں الزامی رنگ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس حلفیہ بیان کی تردید میں "کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے اسی قسم کا نبی مانتا تھا جس طرح کہ اب مانتا ہوں۔" ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے آپ کے ایک مضمون مندرجہ تشحیذ الاذہان ماہ اپریل ۱۹۱۰ء کا ایک اقتباس اور ایک اقتباس آپ کے مضمون مندرجہ الحکم ۱۴ر مارچ ۱۹۱۱ء کا یہ ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ یہ اقتباسات لکھ کر مکرم جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان دونوں بیانات کی روشنی میں مندرجہ بالا حلفیہ بیان کو بددیانتی یا افترا قرار دینا بجا ہے یا نہیں؟

میرا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں آپ کے حلفیہ بیان کو وہی شخص بددیانتی یا افترا قرار دے سکتا ہے۔ جو اپنی عقل اور قوت فکریہ کھو چکا ہو۔ آپ کا حلفیہ بیان بالکل درست ہے اور جو مذکورہ بالا دونوں مضمونوں میں درج ہے وہ بھی درست ہے۔ ان دونوں اقتباسات میں جو مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے پیش کئے ہیں۔ نبوت کے ختم ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ آنے سے مراد ایسی نبوت اور ایسے نبی ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مختلف اقوام میں مبعوث ہوا کرتے تھے۔ اور جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست احکام دیئے جاتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی کا آنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کسی تحریر سے ثابت نہیں۔ پس ایسا نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور یہی امر مضمون مندرجہ تشحیذ الاذہان ماہ اپریل ۱۹۱۰ء کے مندرجہ ذیل فقرات سے ظاہر ہے آپ فرماتے ہیں کہ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا۔

۱۔ "جس کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے اور وہ آپ کی تعلیم کو منسوخ کر دے اور نئی شریعت جاری کرے۔"

۲۔ "آپ کی نبوت نہ صرف اس زمانہ کے لئے ہے۔ بلکہ آئندہ بھی کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ اب ہمیشہ کے لئے آپ ہی کی تعلیم جاری رہے گی۔ اور یہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوگی۔ جو اس سے باہر نکلے گا وہ درگاہ الٰہی میں نہیں پہنچ سکے گا۔"

۳۔ پھر اسی مضمون میں آپ مختلف اقوام کے نبیوں مثلاً کرشن، رامچندر، بدھ، کنفیوشس، زرتشت اور موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:-

> "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس گذر گئے ہیں۔ کہ کسی نے آج تک نبوت کا دعوے کر کے کامیابی حاصل نہیں کی آخر آپ سے پہلے بھی تو لوگ نبوت کا دعویٰ کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے کامیاب ہوئے (جنکو ہم تو سچا ہی سمجھتے ہیں) مگر آپ کی بعثت کے بعد یہ سلسلہ کیوں بند ہو گیا۔ اب کیوں کوئی کامیاب نہیں ہوتا صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہی پیشگوئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔"
>
> "اب ہم اسلام کے مخالفین سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہو سکتا ہے کہ آپ کے دعوے کے بعد کوئی شخص جو مدعی نبوت ہوا ہے کامیاب نہیں ہوا۔ اس میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ کان اللہ بکل شیء علیما۔"

پس اس مضمون میں روئے سخن غیر مسلموں سے ہے اور اسلام کے مخالفین سے دریافت

کرنا بھی اس امر کی دلیل ہے۔ کہ یہاں جس قسم کی نبوت کے ختم ہونے کا ذکر ہے وہ مستقل نبوت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قبل براہ راست ملا کرتی تھی دوسرا اقتباس جو اخبار الحکم مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۱ء سے پیش کیا گیا ہے اس میں بھی نبوت کے ختم ہونے سے مراد ایسی نبوت کا ختم ہونا ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ چنانچہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی نقل کردہ عبارت سے آگے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک زمانہ تھا جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے انبیاء آتے تھے اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق نہ تھا لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی تصدیق کی مہر نہ ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پس پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک خاص صفت الٰہیہ کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ایک اور نبی بھیجدیا جاتا تھا لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم میں کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہونا ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کر کے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی۔ جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرے۔ بلکہ جو کمالات بھی ایک انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

(الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۱ کالم ۲)

پس ان دونوں مضمونوں میں جن کے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ مستقل نبوت کے اختتام کا ذکر ہے اور حلفیہ بیان میں جو آپ نے ۱۹۱۵ء میں تحریر فرمایا۔ ایسے نبی کا ذکر ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے۔

## ۱۹۰۸ء کا حوالہ

اور اس امر کا ثبوت کہ ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۱ء سے پہلے بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جیسا کہ حلفیہ بیان میں مذکور ہے نبی مانتے تھے وہی رسالہ ہے جس کا مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اس سے پہلے اداریہ میں زیر عنوان "میاں صاحب کا دعوے مصلح موعود" ذکر کیا ہے یعنی "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" یہ رسالہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ۱۹۰۸ء میں تصنیف کیا تھا اس رسالہ میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ کی "پیدائش بھی نبیوں کی طرح ہوئی" پھر آپ کی وفات بھی سنت انبیاء کے مطابق ایک نشان کے طور پر ہوئی۔

(صفحہ ۲ رسالہ مذکور)

اور فرماتے ہیں:-

"پس جب کہ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت اس زمانہ میں ایک نبی بھیجا۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ وہ اس کو بغیر مدد کے چھوڑ دے اور اس کی جماعت کو تباہ ہونے دے۔ اگر وہ نبی اب ان میں نہیں رہا اور اپنا کام ختم کر کے اس دنیا سے عالم جاودانی کی طرف چلا گیا ہے تو کیا ہوا۔ خداوند تعالیٰ جو حی و قیوم ہے ان کو ضائع ہونے نہیں دے گا۔"

(صفحہ ۹ رسالہ مذکور)

یہ حوالہ جو رسالہ صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" سے ماخوذ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر لکھا گیا تھا۔ اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جیسا کہ آپ نے حلفیہ بیان میں تحریر فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی آپ کو نبی سمجھتے تھے اور ایسے حوالہ کی ۲ موجودگی میں جو شخص آپ کے حلفیہ بیان کو غلط قرار دیتا ہے وہ خود غلطی خوردہ ہے۔

# رمضان کا فدیہ

## احباب کرام ابھی سے توجہ فرماویں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

رمضان قریب آگیا ہے اس تعلق میں یہ خاکسار دوستوں کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ رمضان کا فدیہ ان لوگوں کے لئے مقرر ہے جو ضعف پیری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے نہ تو پیش آمدہ رمضان کے روزوں کی طاقت رکھتے ہوں اور نہ ہی اپنی صحت یا کمزوری کی بنا پر آئندہ گنتی پوری کرنے کی امید رکھتے ہوں ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ازلی رحمت سے فدیہ تجویز فرمایا ہے۔ جو گویا روزوں کا بدل ہو جاتا ہے اور فدیہ کی مقدار یہ ہے کہ جو کھانا انسان اپنی حیثیت کے مطابق بالعموم کھاتا ہے اس کی قیمت کا اندازہ کر کے نقد رقم ادا کر دی جائے۔ یا اگر کسی کے ماحول میں کوئی غریب رہتا ہو تو اسے کھانے کی صورت میں دیدیا جائے۔ یہ تو میرے علم کے مطابق فرض کی صورت ہے۔ باقی نفل کی صورت میں بعض بزرگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص وقتی طور پر بیماری وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے مگر بعد میں گنتی پوری کر سکتا ہو وہ بھی احتیاطاً فدیہ دیدیا کرے تا کہ رمضان کے روزوں سے محرومی کی مزید تلافی ہو جائے۔ یہ بھی ایک بہت مستحسن صورت ہے اور اس پر کئی بزرگوں کا عمل رہا ہے۔ گو فرض کی صورت میری ناقص رائے میں وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ بہرحال اب رمضان کی آمد آمد ہے۔ اور جو احباب معذور ہیں۔ انہیں فدیہ ادا کرنے کی طرف ابھی سے توجہ کرنی چاہیئے تا کہ ان کی رقم وقت پر مستحقین کے کام آسکے۔ اس تعلق میں پہل حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی اہلیہ صاحبہ نے کی ہے جو آج اس مد میں پچیس روپے ۲۵/- ادا کر گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۶ء

## درخواست ہائے دعا

۱- سید سعید خالد صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

۲- میری دادی صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ بخار و نزلہ بیمار ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں (محمد مسلیم چنیوٹ)

۳- برادرم مبارک احمد صاحب انصاری ایم۔ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج پانچ چھ روز سے نہایت تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں (بشارت الرحمٰن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

# مبارک یوم مصلح موعود کی تقریب پر

## جماعت احمدیہ ماریشس کا شاندار جلسہ

(از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس)

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی بڑے اہتمام سے یوم مصلح موعود منایا گیا ایک ہفتہ قبل تیاری شروع ہوگئی۔ غیر از جماعت احباب کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے باہر سے آنے والی احمدی جماعتوں کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا

دارالسلام احمدیہ مسجد کو جو ماریشس میں ہماری مرکزی مسجد ہے روشنی سے بقعۂ نور بنایا گیا۔ اندر اور باہر نئی پینٹ کی گئی بلبوں کی بجائے بجلی کی ٹیوبیں لگائی گئیں۔ رنگ برنگ کی روشنی نے عجیب سماں پیدا کر رکھا تھا۔

یہ سارا کام خدام الاحمدیہ نے کیا اور مکرم اسماعیل سبحان صاحب نے مالی بوجھ کا اکثر حصہ اپنے ذمہ لیا۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

لوکل اخبارات میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان بار بار کروایا گیا۔ اس موقعہ پر خاص پمفلٹ شائع کیا گیا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے اکٹھے فوٹو تھے۔

ریڈیو ماریشس سے پیشگوئی مصلح موعود پر میری تقریر بھی نشر ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ نہایت واضح الفاظ میں تبلیغ احمدیت ریڈیو سے کی گئی۔ ماریشس کی پبلک نے جو اردو سمجھتی ہے بڑے شوق سے تقریر کو سنا۔

۲۰ فروری کی صبح کو ایک بکرا بطور صدقہ یوم مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ذبح کر کے غرباء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ دعوت طعام کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئی اور وقت مقررہ پر اجلاس شروع ہوا۔

تلاوت قرآن مجید ہمارے نئے احمدی بھائی احمد جنگی صاحب نے کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء والی نظم حسن رمضان صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد بھائی احمد اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے تقریر کی جس میں علمی شہادت پیش کی کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ جگہ کو سرسبز و شاداب کر دیا اور وہاں پر ایک شاندار اسلامی تبلیغی مرکز ہے

دوسری تقریر ہمارے نو احمدی نوجوان امیر صاحب آف یونین پارک نے کی اور بتلایا کہ مسلمانوں کی کس قدر گری ہوئی حالت تھی۔ اور ہم اپنی ترقی اور مستقبل سے مایوس ہو چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے امید کی کرن پیدا کی اور آج میں احمدی ہو کر اس امید پر قائم ہوں اور اس یقین سے پر ہوں کہ اسلام زندہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کا مستقبل بڑا ہی شاندار ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس یقین سے نوازے

اس کے بعد ایک احمدی بچے مظفر احمد رمضان نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

بعدہٗ بھائی عبد الستار سوکیہ صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے خلافت کے دوران میں جماعت نے مالی جہاد میں کس طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے آپ نے بعض احمدی احباب کی مثالیں دیں بالخصوص حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد دکن کا ذکر کیا۔

اس کے بعد قاسم نور علی صاحب نے نظم پڑھی۔ آپ کے بعد بھائی احمد حسین سوکیہ صاحب نے خلافت کا نظام اور اس کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ ہمارے موجودہ امام نے کس طرح تبلیغ کو ایک مضبوط نظام کے ماتحت پھیلایا ہے۔

آخر میں خاکسار کی تقریر تھی میں نے "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے ضمن میں دنیا کے ان ممالک کا ذکر کیا جہاں پیغام احمدیت پہنچ چکا ہے اور بتلایا کہ کس طرح چھوٹی سی غرباء کی جماعت اپنے محدود ذرائع کے باوجود بے سروسامانی کی حالت میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کئے ہوئے ہے اور اس جھنڈے کو کس طرح فاتحانہ انداز میں ہر ملک میں گاڑتی جارہی ہے اور یہ محض اس وجہ سے ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بدولت اس جماعت کو ایمان و یقین کی دولت نصیب ہوئی۔

اسی طرح میں نے اسلام میں خلافت کی اہمیت واضح کی اور احباب جماعت کو بتایا کہ خلافت کے ساتھ وابستگی میں ہماری دینی و دنیوی فلاح کا راز مضمر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا کا شکر ادا کریں اور عہد کریں کہ ہم ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں گے اور دعا کریں تا اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور

(۴) مقدس امام کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی قیادت میں اسلام کو فتح عطا کرے۔ آمین۔

اس کے بعد دعا کی گئی اور احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جلسہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ حاضری گزشتہ سال سے زیادہ تھی۔

الحمد للہ!

---

## ضروری اعلان

# امسال "یوم مسیح موعودؑ" ۳۰ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال "یوم مسیح موعودؑ" ۳۰ مارچ (بروز اتوار) کو ہوگا۔ واضح ہو کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کی رو سے یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ کے مقام پر لی تھی وہ مارچ ۱۸۸۹ء کے آخری عشرہ میں ۲۳ مارچ کو لی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا۔ اس مبارک موقعہ کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات و تعلیمات کے تذکرہ کے لئے تقریب منانا مناسب ہے۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے استصواب کیا گیا تو حضور نے اس کی اجازت فرمائی۔ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان و عہدیداران کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور رپورٹیں بھی بھجوائیں۔

نوٹ:- ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ ہے۔ لہذا امسال ۳۰ مارچ کو "یوم مسیح موعودؑ" کی تقریب منائی جارہی ہے۔

ناظر اصلاح وارشاد

---

## درخواست دعا

مکرمی خانصاحب ڈاکٹر محی عبد اللہ صاحب جو جماعت کے ممتاز بزرگ ہیں بیمار ہیں اور سول ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے تمام بزرگوں اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے نیز ان کے صاحبزادے مکرمی میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بھی بیمار ہیں۔ میاں صاحب بہت مخلص اور جماعت کے پرانے خادم ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی تمام بزرگان جماعت اور درویشوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

فیض الحق خان امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

---

**دین کو دنیا پر مقدم رکھو!**

# نمازِ تہجد اور نوافل کے بالمقابل نمازِ فرض کی اہمیت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

بعض احباب نوافل اور فرائض میں فرق نہیں کرتے۔ حالانکہ فرائض کو نوافل پر ترجیح حاصل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶) کہ جب فرض کی نماز باجماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اس حدیث سے جہاں نماز فرض کی اہمیت ثابت ہوتی ہے وہاں یہ حدیث ان لوگوں کو بھی توجہ دلاتی ہے کہ جو فرض نماز ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اپنی سنتوں اور نفلوں میں مشغول رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں نماز فرض کی اہمیت بتانے والی ایک اور حدیث بھی ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلیمان ابن حثمہ کو نماز فجر میں نہ پایا تو حضرت عمرؓ بازار کی طرف گئے اور سلیمان کا گھر بازار اور مسجد کے درمیان تھا تو سلیمان کی والدہ مسماۃ شفاءؓ پر سے گذرے اور کہا کہ میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ سلیمان کی والدہ نے جواب دیا کہ اس نے تو ساری رات نماز پڑھنے میں گذار دی۔ اس لئے نماز فجر کے وقت اس پہ نیند غالب آگئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک ساری رات عبادت میں کھڑے ہونے کی بجائے نماز صبح کے وقت نماز باجماعت میں حاضری بہت پسندیدہ ہے حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ لَاَنْ اَشْہَدَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً رواہ مالکؒ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ کیونکہ صحیح عبادت وہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے طریق پر کی جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ کہ میری سنت کو پکڑو اور خلفاء راشدین کی سنت کو۔ فافہم

## ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء جلد شائع کی جائے۔ ان کی اس خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد یہ تقریر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے۔ یہ تقریر ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ایک خاکہ اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے بلکہ غیر از جماعت دوستوں میں تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو جس قدر کاپیاں درکار ہوں وہ ابھی سے اپنے آرڈر بھجوا دیں۔

گذشتہ مرتبہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی تقریر احباب جماعت کی طرف سے صحیح تعداد میں اور وقت پر آرڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کو دو مرتبہ "تحریک جدید کے بیرونی مشن" کے نام سے شائع کرنی پڑی تھی۔ اس لئے احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آرڈر جلد بجھوائیں گے۔

قیمت فی کاپی آٹھ آنے ہوگی۔ لیکن زیادہ تعداد میں منگوانے پر پچیس فیصدی رعایت بھی دی جائے گی۔

نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام

## تقریری مقابلے

ربوہ ۱۳ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام انگریزی اور اردو کے تقریری مقابلے کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پہلے انگریزی مقابلہ ہوا اور بعد میں اردو مقابلہ۔ اردو مقابلہ میں مقررین کی تعداد انگریزی مقابلہ کی نسبت دوگنی تھی۔ چوہدری محمد علی صاحب۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب اور جناب حبیب اللہ خانصاحب نے جج کے فرائض ادا کئے۔ انگریزی تقریری مقابلہ میں عبداللہ ابوبکر اوّل اور ملک سلیم ناصر دوم رہے۔ اور اردو تقریری مقابلے میں نعیم احمد اوّل اور محمد ہادی مومن دوئم رہے۔

وائس پریذیڈنٹ کالج یونین۔ ربوہ

# ہفتہ وصیّت کو یاد رکھیئے!

## ۲۲ لغایت ۲۸ مارچ

ہر سال "ہفتہ وصیّت" منانے کی تجویز صدر انجمن احمدیہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کی مجوزہ اور مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ ہے اس لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس سال اس غرض کے لئے ۲۲ لغایت ۲۸ مارچ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس میں امور ذیل کے متعلق سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

۱۔ غیر موصی اصحاب و صاحبات کو جو پابند احکام و شعائر اسلام ہیں ترغیب دلائی جائے کہ وہ وصیتیں کریں۔ خصوصاً متمول و صاحب جائداد احباب کو اس تحریک میں شامل کیا جائے۔

۲۔ حصہ آمد و حصہ جائداد کے پرانے موصیوں کو اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کرنے کی تحریک کی جائے۔

۳۔ منسوخ شدہ وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کی جائے۔

۴۔ حصہ جائداد کے موصی احباب کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنا حصہ جائداد خود اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

۵۔ حصہ آمد کے موصیوں کی ادائیگی حصہ آمد کے لئے باقاعدہ کیا جائے اور بقایا داروں پر زور ڈالا جائے کہ وہ دنیوی ضروریات پر سلسلہ کی ضرورت کو مقدم کر کے ۲۰ اپریل تک اپنے بقائے ادا کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## اعلانات نکاح

(۱) میری لڑکی عزیزہ وسیم اختر کا نکاح چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے چوہدری مشتاق احمد صاحب ناصر ایس۔ ڈی۔ او۔ ایم۔ ای۔ ایس کوئٹہ ابن چوہدری محمد عزیز صاحب کے ساتھ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۷ء کو مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ اسی دن عمل میں آئی۔

عزیزہ وسیم اختر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی بھانجی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

بشیر احمد موضع گوہد پور ضلع سیالکوٹ

(۲) مورخہ ۵۸-۲-۱۸ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی امیر جماعت احمدیہ بھیرہ نے قریشی احمد حسن صاحب ولد قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکنہ بھیرہ کا نکاح ہمشیرہ صاحبہ بنت ملک محمد عبداللہ صاحب پٹواری سکنہ بھیرہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

فضل الرحمٰن بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ بھیرہ

**درخواست دعا** خاکسار کے دو بچوں محمد الیاس و محمد اکرام کے سالانہ امتحان قریب ہیں۔ احباب ان دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔ (مرزا محمد اسمٰعیل۔ چمن۔ بلوچستان)

# دلچسپ طبی معلومات

ایک زمانہ تھا کہ روغن ماہی کا استعمال دق وسل میں عام تھا۔ اور اس کی بڑی تعریف کی جاتی تھی۔ لیکن اب دق کے علاج میں اس کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ حالانکہ اس زمانے میں یہ بھی اچھی طرح نہیں معلوم تھا کہ روغن ماہی حیاتین سے کس قدر مالا مال ہے۔ لوگ حیاتین کی قدر وقیمت ہی سے اچھی طرح واقف نہ تھے اور اس سے بھی پہلے تو کوئی حیاتین کو جانتا بھی نہیں تھا۔ لیکن اس زمانے میں بھی روغن ماہی کو حکیم اور ڈاکٹر دونوں ہی طور پر دق وسل کی بہترین دوا سمجھتے تھے۔

سریشم ماہی کا استعمال طب عربی میں بہت قدیم اور مقبول ہے۔ جو مچھلی کے تیل سے بھی بہتر ہے اور اس کو دق وسل کی خصوصی دوا سمجھا جاتا ہے۔ آجکل دق و سل کی تباہ کاریوں کی ٹک تھام کے لئے پاکستان میں ملک گیر کوشش ہو رہی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض میں روغن ماہی کے کیمیا تاثیرات کی طرف حکومت اور عوام کو متوجہ کیا جائے۔

## دل کی خفیف ترین حرکت کے فوٹو

چارلسٹن (ساؤتھ کیرولینا) یہاں میڈیکل کالج کے ہسپتال میں ایک مشین کام کر رہی ہے جو دل کی ادنے ترین حرکت کو برقی علامات میں منتقل کر دیتی ہے۔ یہ مشین واران ہیر جنرل موٹرز کے فنی مرکز میں تیار کی گئی ہے اور توقع ہے کہ اس سے قلب کی امراض کے ابتدائی مراحل ہی میں تشخیص ہو سکے گی۔ یہ مشین گھنٹی کی شکل کے ایک مخمل میں رکھی گئی ہوئی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر دق کے سٹیتھوسکوپ سے لگا ہوتا ہے۔ یہ مشین سینے کے اندر ایک انچ کا ہزاروں حصہ تک حرکت کو وصول کر کے اسے برقی علامتوں میں منتقل کر دیتی ہے یہ علامات دوبارہ اوسلو سکوپ پر ظاہر کی جاتی ہیں جہاں ان کے فوٹو اتارے جاتے ہیں یا ٹیپ پر ریکارڈ کر لئے جاتے ہیں

## ڈھائی گھنٹے حرکت قلب بند رہی

اسلن (نیویارک) میں سینٹ فرانس اسپتال کے ایک سرجن ڈاکٹر راج ہاجن کی مہارت کی وجہ سے ایک لڑکے کی حرکت قلب ڈھائی گھنٹے تک رکی رہی اور اس کے بعد یہ حرکت بحال ہو گئی۔ اور وہ زندہ ہو گیا۔ یہ حیرت انگیز واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ اس لڑکے کا اپریشن کیا جا رہا تھی۔ ڈاکٹر موصوف دوران اپریشن حرکت قلب بند ہو جانے سے یہ سمجھے کہ لڑکا مر چکا ہے۔ انہوں نے مالش شروع کی اور یہ عمل ڈھائی گھنٹے مسلسل کرتے رہے۔ آخر کار اس کا قلب پھر حرکت کرنے لگا۔ یہ لڑکا اگرچہ زندہ ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی کمزور ہے اور پورے طور پر صحتمند ہونے کے لئے اسے تقریباً ایک ماہ درکار ہو گا۔

## حیاتین "بی" میں ایک نئے جز کی تحقیق

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میری لینڈ میں وٹامن بی کمپلیس سے ایک نیا وٹامن معلوم کیا گیا ہے۔ یہ قلب جگر گردوں اور عضلاتی خلیوں کو غذائی انحطاط سے محفوظ رکھتا ہے یہ مرغی کے بچوں کے خلیات میں پانی بھر جانے کی بیماری سے بچانے میں بھی کامیاب ثابت ہوا ہے اگر آپ قدرتی اجزا سے حیاتین "بی" حاصل کر رہے ہیں تو آپ کو FACTOR-3 نامی چیز خود بخود حاصل ہو رہا ہے اور حیاتین بی کمپلیس مکمل ہی بقصور دیگر کیمیاوی حیاتین 'بی' میں یہ جز موجود نہیں ہے۔

## پولیو ویکسین اور ایلرجی

نیو یارک ورلڈ ٹیلی گراف کا بیان ہے کہ سالک پولیو ویکسین سے امریکی بچوں میں بیش حساسیت (ایلرجی) بڑھتی جا رہی ہے ایک ماہر معالج کا بیان ہے ۳۹۷۰ بچوں کو پولیو ویکسین دی گئی جن میں سے تقریباً ۱۰۶ بچوں میں ایلرجی کے اثرات رونما ہوئے یعنی ۲۶۷ فی صد بچے اس طرح متاثر ہوئے۔ معالجین کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ پینی سلین کا اثر ہو۔ اس سلسلے میں مزید تحقیق جاری ہے

## نزول الماء کا علاج

جرنل آف نیوٹریشن نے لکھا ہے کہ نزول الماء کے لئے ایک شافی دوا (MYIERAN) معلوم ہو گئی ہے۔ جو اسے ابتدا ہی میں روک دیتی ہے جانوروں میں اس کا تجربہ کیا گیا تو اس سے نمایاں افاقہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ نزول الماء میں کاڈلیور آئل اور ویجی ٹیبل آئل کے ساتھ کیسین (دودھ سے حاصل شدہ پروٹین) ملا کر اگر مناسب خوراک میں دیا جائے تو اس سے بھی بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

## گوشت میں ڈی۔ڈی۔ٹی

امریکہ کے محکمہ فوڈ اینڈ ڈرگ نے کاشتکاروں کے جانوروں کے راشن کو ڈی ڈی۔ٹی میں ڈبو کر دینے کا انتظام کیا ہے محکمہ کا خیال ہے جانوروں کے گوشت میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا ایک خاص مقدار میں موجود ہونا ضروری ہے اور یہ مقدار دس لاکھ وزن میں ساتواں حصہ ہونا چاہیئے اگر اس سے قبل یہ شبہ ہوتا تھا کہ گوشت میں ڈی ڈی ٹی ملی ہے تو اب اسے یقین میں بدل جانا چاہیئے۔ امریکہ میں کیمیاوی امتحان سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جانوروں کو اس متعین مقدار سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن ابھی تک یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ پچاس سال بعد اس قسم کے گوشت کے انسانوں پر کیا اثرات برآمد ہوں گے۔ کیونکہ دن بدن ان کے خلیات میں ڈی ڈی ٹی جاگزیں ہوتی جا رہی ہے۔ صرف گوشت کے ذریعے ہی یہ محلول حاصل نہیں کیا جا رہا بلکہ اس پر اور دیگر طریقوں سے بھی اسے لیا جا رہا ہے۔

## بچوں کا رونا ختم ہو جائیگا

ٹیکساس (امریکہ) کے ایک اختراع پسند باپ نے ایک ایسا پالنا ایجاد کیا ہے جو بچے کے رونے پر خود بخود جھولنے لگ جاتا ہے یہ پالنا جو آئندہ والدین کے لئے کافی اہمیت کی چیز ہو گا ایک بجلی کے آلے کا حامل ہے یہ آلہ بچے کے رونے پر ایک الیکٹرک موٹر کو چلا دیتا ہے۔ اس طرح بچہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس اختراع کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا آلہ دیگر تمام شور و غل سے اثر انداز نہیں ہوتا۔ صرف بچے کی چیخ و پکار ہی اسے حرکت میں لاتی ہے۔

## تیل نکالنے کے طریقے میں تبدیلی

سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ بادام سے تیل نکالنے کے طریقے میں بھی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ کولہو سے تیل نکالنے کے طریقے کو جس میں انسانی حیوانی یا برقی قوت کا استعمال ہوتا ہے۔ آجکل زیادہ پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا گیا۔ کیونکہ اول تو یہ اس رفتار سے کام نہیں کر سکتا جس رفتار سے کہ تیل نکالنے والی جدید مشینیں کر سکتی ہیں دوسرے یہ کہ اس طریقے سے اس میں سے تیل کی پوری مقدار نہیں نکالی جا سکتی۔ باداموں کو گرم پانی میں بھگو کر چھلکے اتار دیئے جاتے ہیں۔ اور باداموں کو خشک کرنے کے بعد تیل نکال لیا جاتا ہے۔ اس سے بادام کا تیل بالکل سفید نکلتا ہے مگر دیگر اعتبار سے یہ بہتر نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کڑوے باداموں کا اس طریق سے تیل نکالا جائے تو اس میں ہائیڈروسائنک ایسڈ کی بدبو آنے لگتی ہے حال ہی میں ایتھر کے ذریعہ بادام سے تیل نکالنے کا ایک کیمیاوی طریقہ ایجاد ہوا ہے مگر وہ ابھی تک مغربی ممالک تک محدود ہے۔

## اصلی اور نقلی روغن بادام کی پہچان

بادام اور روغن بادام کو طب یونانی میں ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔ صدیوں قبل قدیم اطباء نے اس کے افعال و خواص معلوم کر لئے تھے۔ ان کے عملی تجربات سے جو نتائج برآمد ہوئے وہ قابل قدر ہیں اور مشرقی طب کے لئے باعث فخر۔ آج ہمیں خوشی ہے کہ مغرب نے بھی اسے اپنی قرابادین میں شامل کر کے قدیم اطباء کی جانفشانی اور علم و فن کی قدر کی اور ان کی حکمت عملی کو سراہا۔ ہندوستان اور امریکہ اور برطانیہ کے فارماکوپیاؤں اور جدید فارمیسی کی کتابوں میں جنہیں سارا دنیا مانتی ہے آپ کو بادام اور روغن بادام کا ذکر ملے گا۔ گویا یہ ان یونانی طبیبوں کے لئے جن میں اپنے فن کے بارے میں احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے اور وہ ایلوپیتھی کے طلسم سے مایوس ہو چکے ہیں نئے سال کے ساتھ امید کا ایک پیغام ہے۔



## ایک مفید لیکچر

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۸ء کو سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے ایک اجلاس میں لفٹیننٹ کمانڈر آغا عبد اللطیف صاحب وائس پرنسپل زرعی کالج لائلپور ...le of Insects in the Economy of Nature کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا

(سیکرٹری سائنس سوسائٹی)

# قادیان میں ایک درویش کی وفات

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ بابا سلطان احمد صاحب درویش (عمر تراسی سال) والد چوہدری عزیز احمد صاحب کارکن دفتر امانت ربوہ قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی اور مخلص پرانے بزرگ تھے اور تبلیغ کا شوق رکھتے تھے اور درویشی کا زمانہ نہایت صبر و ثبات سے گذارا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور آپ کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ فقط۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

۱۵ ۳/۵۸ حفاظت مرکز ہند۔ ربوہ

# کمیونسٹ چین کے نظام عدلیہ پر منچوریا کے چیف جسٹس کے اعتراضات

## چیف جسٹس کے خلاف مخالف طبقہ سے تعلق کا الزام

ہانگ کانگ ۱۷ مارچ۔ کمیونسٹ چین کے علاقے منچوریا کے چیف جسٹس نے ملک کے نظام عدلیہ پر شدید اعتراضات کئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ ان میں فوری طور پر اصلاح کرنی چاہیئے۔ ان کے اس اظہار خیال کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ دائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں۔

کمیونسٹ چین کی حکومت کے ترجمان "پیپلز ڈیلی" نے اطلاع دی ہے کہ چیف جسٹس [illegible] کے دائیں بازو کے رجحانات کو جو مروجہ عدالتی نظام پر ان کی نکتہ چینی سے ظاہر ہوتے [illegible] بے نقاب کرنے کے لئے پیکنگ میں ۲۰ سے زیادہ جلسے کئے گئے۔

# فضا میں شہابی پتھر مصنوعی سیارے سے برابر ٹکرا رہے ہیں

## "ایکسپلورر" کی ریڈیائی معلومات کے متعلق سائنسدانوں کا بیان

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ مصنوعی سیاروں سے متعلق امریکی سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ امریکہ کا طفیلی سیارہ ایکسپلورر جو ۳۱ جنوری سے گردش کر رہا ہے اپنے ریڈیو کے ذریعہ مسلسل ان شہابی پتھروں اور ننھے ذرات کے متعلق معلومات فراہم کر رہا ہے جو اس سے ٹکراتے رہتے ہیں۔

ان معلومات کی تفصیلات سائنسدانوں نے ابھی تک شائع نہیں کیں۔ کیونکہ ان کو مرتب کرنے اور ان کی تشریح میں کافی وقت درکار ہے البتہ جب تمام رپورٹیں مکمل ہو جائیں گی تو انہیں دنیا بھر کے سائنسدانوں کے پاس روانہ کر دیا جائے گا۔

خلاء میں شہابی پتھروں اور شہابی خاک کی کثافت کے متعلق واضح معلومات کی اشد ضرورت ہے کیونکہ خیال ہے کہ یہ پتھر شاید مستقبل میں خلائی جہازوں کے سفر میں روک ثابت ہوں۔ ماہرین فلکیات نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک انچ کے سوویں حصہ کے قطر کا شہابی پتھر بھی جہاز سے ٹکرائے تو وہ فولاد میں پانچ انچ گہرا سوراخ کر سکتا ہے۔

خیال ہے کہ بعض ننھے ننھے شہابی پتھر دراصل اس غبار کا حصہ ہیں جو آفتابی نظام کی تخلیق کے وقت پیدا ہوا تھا اور بعض پتھر اس راکھ کا حصہ ہیں جو فضا کی رگڑ سے شہابوں کے جل جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

ان شہابی ذرات کی جسامت اور تعداد کی نمائش کے ایکسپلورر میں دو حساس آلے نصب کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک تو مائیکروفون ہے جس سے شہابی ذرات بارش کے قطروں کی طرح ٹکراتے ہیں۔ اس مائیکروفون کی فراہم کردہ معلومات ایکسپلورر کے زیادہ طاقتور ٹرانسمیٹر سے نشر ہوتی رہی ہیں جو پروگرام کے مطابق دو ہفتے کی عمر رکھتا ہے۔

آجکل دوسرا ٹرانسمیٹر ان گیارہ پیمانوں کی فراہم کردہ معلومات نشر کر رہا ہے جو شہابی خاک کی پیمائش کرتے ہیں اور ایکسپلورر کے مخروطی خول کے گرد بنے ہوئے ہیں۔ ہر پیمانے میں ایک چھوٹا سا کارڈ ہے جس پر باریک برقی تار لپٹا ہوا ہے اور یہ پیمانے اس طرح نصب کئے گئے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک یا زیادہ بے کار ہو جائیں تو دوسرے ان کی جگہ کام کرتے رہیں۔

اگر کوئی بڑا شہابی پتھر کسی پیمانے سے ٹکراتا ہے تو وہ اس کے باریک تار کو توڑ دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی لہریں بند ہو جاتی ہیں اور نشری سگنل تبدیل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سگنل ریکارڈ کرنے والے سائنسدانوں کو ہر متصادم شہابی پتھر کا وزن اور جسامت معلوم ہو جاتی ہے۔

# لوکل باڈیز کے اساتذہ کی تنخواہوں کا سکیل

لاہور ۱۷ مارچ۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق یکم اپریل سے مغربی پاکستان کی لوکل باڈیز کے اساتذہ کو تنخواہ کا وہی سکیل ملے گا جو صوبائی حکومت کے اساتذہ کو ملتا ہے۔ ریڈیو نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈز کو اس سلسلے میں ضروری کارروائی کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

# بھارت سے چائے کی برآمد میں کمی

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ اس سال فروری میں شمال مشرقی بھارت سے تین کروڑ اسی ہزار پونڈ چائے باہر کے ملکوں کو بھیجی گئی۔ گذشتہ سال چار کروڑ ۳۴ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی گئی تھی۔

پیرس ۱۷ مارچ۔ فرانس کے ایک ممتاز اخبار نے خبر دی ہے کہ ملک میں ایک بار پھر سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے اور اندیشہ ہے کہ فرانسیسی حکومت آئندہ ہفتہ ختم ہو جائے گی۔

# امیر جماعت احمدیہ کراچی کی ڈاک کا پتہ

مکرم میجر شمیم احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ امیر جماعت احمدیہ کراچی کی ڈاک کا پتہ آئندہ یہ ہوگا۔

"امیر جماعت احمدیہ کراچی معرفت ایسٹرن سروسز نمبر ۱۴۰ بندر روڈ کراچی نمبر ۲"